Submission of E-contents

1. Name: DR. SYED MOHAMMAD QUASIM
2. Designation: Associate Professor
3. Department/College: Urdu/S. Sinha College, Aurangabad
4. Subject: URDU
5. Course Type : (UG/PG/UG Vocational Courses/PG Vocational Courses/Medical/Para-Medical/LAw/Technical/ Educational/ Diploma) write anyone : PG
6. Course (B.A/B.Sc/B.Com/M.A./M.Sc/M.Com) write anyone : M.A. 4th Sem, Paper 13th
7. Title/Heading of e-content : NISHAT-E-KHATIR — EK JAYEZA
8. Image to be displayed with e-content (1125x750 in jpg or png only): drive link
9. PDF of e-content (in . pdf and < 10Mb) : drive link
10. URL from YouTube Video of e-content:
11. Whatsapp Number * 9431632576

NOTE: In Sr.No.9 &10, One must be filled.

Fill and send to munodalgaya@gmail.com 12-08-2020

نشاطِ خاطر — ایک جائزہ

M-A 4th Sem, Paper 13th

انشائیہ اردو میں کوئی غیر معروف صنف نہیں ہے۔ ڈاکٹر سید محمد حسنین نے انشائی تحریروں کی باضابطہ صنفی حیثیت سے روشناس کرانے کی کوشش اپنی کتاب "انشائیہ اور چند انشائیے" میں کی تھی۔ انگریزی میں یہ صنف ESSAY ہی کے زمرے میں شامل رہی ہے۔ انگریزی ادب میں گرچہ اس کی انفرادیت محسوس کی جاتی رہی ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ وہاں ESSAY سے بہت ہٹ کر اس کی اصطلاح تعیین کرنے کی کوشش نہیں کی گئی ہے۔ حالانکہ اس کی روح کو انگریزی ادب میں بھی محسوس کیا جاتا رہا ہے۔

اردو میں اول اول اس کے احساس کا سہرا ڈاکٹر اختر اورینوی کے سر باندھا جا سکتا ہے مگر ان کے بعد جس شخص نے اپنی متواتر کوششوں کے ذریعہ اس تحریر کو صنفی حیثیت تسلیم کرانے کی کوشش کی ہے وہ ڈاکٹر سید محمد حسنین ہیں یہاں کوئی دوسرا نہیں۔ انہوں نے اپنی تصنیف "صنفِ انشائیہ اور چند انشائیے" میں نہ صرف اس کی باضابطہ تعریف متعین کرنے کی کوشش کی ہے بلکہ اس صنف کے مخصوص اوصاف کی نشاندہی کرکے اس تحریر کو مضمون کے درمیان تمیز کیا ہے۔ بہرحال انشائیہ ایک ذہنی لہر کا نتیجہ ہے۔ اس میں تخیل کی کارفرمائی ہوتی ہے اور مزاج کی شوخی در آتی ہے۔ جب انشائیہ نگار کسی موضوع کا انتخاب کرتا ہے تو اس کا ذہن محشرِ خیال بن جاتا ہے اور اس حالت میں اس کے قلم سے باتیں پھلجھڑی کی صورت میں جھڑنے لگتی ہیں اور صفحۂ قرطاس پر اگر رنگ و آہنگ کا ایک حسین منظر پیش کرتی ہیں۔

اسی لئے انشائیہ کا کوئی مرکزی خیال نہیں ہوتا بلکہ مرکزیت اس کی شریعت میں حرام ہے۔ یہ ایک ایسی تحریر ہے جس میں جابجا طنز کا تیور بھی ہوتا ہے اور مزاح کا مرہم بھی۔ ساتھ ہی ساتھ تحریر کی لطافت قارئین کو دعوتِ فکر و نظر بھی دیتی ہے اور جس کا اثر دیرپا ہوتا ہے۔

انشائیہ کی اس تعریف کو مدنظر رکھتے ہوئے جب ہم ڈاکٹر سید محمد حسنین کے انشائیوں کا مجموعہ "نشاطِ خاطر" کا تجزیہ کرتے ہیں تو اندازہ ہوتا ہے کہ ڈاکٹر حسنین کے تقریباً تمام تر انشائیے جو اس مجموعے میں شامل ہیں انشائیہ نگاروں کی شرائط کو ملحوظ رکھ کر قلمبند کیے گئے ہیں۔ اس سلسلے میں حسنین صاحب حد درجہ بیدار نظر آتے ہیں۔ ایک طرف وہ اس بات کی کوشش کرتے ہیں کہ ان کے انشائیوں میں انشائیہ کی روح باقی رہے یعنی ان کے انشائیے وحدتِ تاثر کی جگہ انتشارِ تاثر کا نمونہ بن جائیں مگر دوسری طرف اس بات کی بھی کوشش کرتے ہیں کہ انتشارِ تاثر ایسا ہو جس کی امتزاجی حیثیت قوس و قزح کے حسن میں پنہاں ہوتی ہے۔

ڈاکٹر سید محمد حسنین کا ایک انشائیہ "مزاج و رواج" ہے۔ ایسے موضوعات پر غور و فکر کرنا اور ان سے نئے نئے نکتے وضع کرنا کوئی آسان کام نہیں ہے۔ مزاج ایک نفسیاتی مسئلہ ہے اور رواج کا تعلق سماج سے ہے۔ اب دونوں کو پہلو بہ پہلو رکھ کر دونوں میں رشتہ قائم کرنا ایک امرِ محال ہے۔ ایسا کرنے کے لئے بڑے تدبر اور عمیق مشاہدے کے ساتھ گہرے مطالعے کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ ڈاکٹر حسنین نے اس انشائیہ میں اپنے علم، مطالعہ، مشاہدہ اور تدبر سے کام لیا ہے۔ دو اقتباسات دیکھئے:

"مزاج اور رواج کا رابطہ چیال اور چپل جیسا ہے"

جیسی اور جتنی چال ہوگی ویسی ہی چپل کی ہیئت۔ پرانے عشاق لفافہ دیکھ کر مضمون بھانپ لیتے تھے پھر چپل سے چال کی بے راہ روی کا اندازہ کر لینا مشکل۔"

"مزاج سے رواج بنتا ہے اور رواج سے مزاج تیار ہوتا ہے۔ مزاج آپ کی سرشت اور خاصیت سے تعلق رکھتا ہے اور رواج زمانے کے دستور اور عقیدے سے۔ دودھ میں پانی ملانا پرانا رواج تھا اور پانی میں دودھ ملانا اب عام مزاج ہے۔"

اس طرح مزاج اور رواج کا گہرا تعلق حسنین صاحب منطقی طور پر مگر حسین و لطیف انداز میں بیان کرتے ہیں۔

انشائیہ "عشق" میں ڈاکٹر محمد حسنین عشق کی افادیت اور کیفیت پر اظہار خیال کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"رونق بزم ہستی عشق کے سوز و ساز سے قائم ہوتا ہے۔ درد و داغ و جستجو و آرزو عشق کے دم سے گلنار ہوتی ہے۔"

عشق کے بیان میں مزاح کا لطف بھی موجود ہے۔ وہ عشق کے معنی پر بھی گفتگو کرتے ہیں اور عشق مجازی سے عشق حقیقی تک پہنچ جاتے ہیں مگر اپنے طبعِ لطیف کے ذریعہ قاری کا دل بہلانے کا کام بھی کرتے ہیں۔

حسنین صاحب کا ایک انشائیہ "چلمن" ہے جس میں اس لفظ کی تلاش و جستجو کا جو واقعہ بیان ہوا ہے اس میں مزاح کی لذت نے لبوں پر تبسم کو نمایاں کر دیا ہے۔

ان کا ایک انشائیہ "بدنامی" بھی ہے جس میں بدنامی کے اسباب پر روشنی ڈالی گئی ہے اور انگریز مفکرین کے اقتباسات کے ذکر سے بھی اس انشائیہ کو دلچسپ بنایا گیا ہے۔

انشائیہ "ہیرو" میں لکھنؤ کے دو نوابوں کی کہانی پر مزاح طریقے
سے پیش کی گئی ہے۔

"نشاطِ خاطر" کے چند انشائیوں کا مطالعہ کرنے کے بعد ہم
یہ کہہ سکتے ہیں کہ ڈاکٹر سید محمد حسنین اور رشید احمد صدیقی کی طرح
بات سے بات بنانے کے فن میں ماہر نظر آتے ہیں اور یہی وجہ ہے
کہ ان کے انشائیوں میں موضوعات کے مختلف النوع SHADES دکھائی
دیتے ہیں اور وہ موجودہ دور کے ایک اہم انشائیہ نگار ہیں۔ انہوں
نے نہ صرف انشائیہ کی روح کو محسوس کیا ہے بلکہ حتی المقدور اپنی
تحریر میں بھی برتنے کی کوشش کی ہے

DR. SYED MOHAMMAD QUASIM
Associate Professor
Deptt. of Urdu, S. Sinha College, Aurangabad
Course: M.A. 4th Sem, Paper 13th
Title/Heading of E-content: NESHAT-E KHATIR EK JAYEZA
WhatsappNo. 9431632576